رجسٹرڈ ڈایل نمبر ۹۶۶

بشارت دی کہ اک بیٹا ہی تیرا — جو ہوگا ایکدن محبوب میرا
کرونگا دور اس تم سے اندھیرا — دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہی اک دل کی غذا دی — فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر
قاسم علی

فاروق

جلد ۲ | یوم پنجشنبہ مورخہ یکم فروری ۱۹۱۷ء | نمبر ۵

سلسلہ کی خبریں

ایوان خلافت حضرت امیر المومنین فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت خدا کے فضل سے اب اچھی ہے اور ۳۰ جنوری سے درس قرآن مجید مسجد اقصیٰ میں حضور نے شروع فرمایا الحمد للہ الحمد للہ

خاندان رسالت حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا معہ دیگر صاحبزادگان سلمہم الرحمٰن وجمیع متعلقین رضوان اللہ علیہم اجمعین خیر و عافیت سے ہیں۔

نواب صاحب قبلہ کی طبیعت جو ناساز تھی اب خدا کے فضل سے صحت کلی ہے اور خیریت سے ہیں۔

سیالکوٹ مولوی حکیم خلیل احمد صاحب مبلغ سلسلہ بحکم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ سیالکوٹ میں سلسلہ کی تبلیغ کے واسطے بھیجے گئے ہیں۔

ہائی سکول ہمارے تعلیم الاسلام سکول کی ٹیم ٹورنمنٹ سرکل پر لاہور گئی ہے جہاں پر اس نے ڈی لے وی سکول لاہور کی ٹیم کے ساتھ فٹ بال اور گوجرانوالہ ہائی سکول کی ٹیم کے ساتھ ہاکی کا میچ ہوگا۔ ٹیم واپس آگئی فٹ بال ہار گئی۔ اور ہاکی گوجرانوالہ سے جیت کر خالصہ سکول سے ۵ گول پر گئی

ماسٹر محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول قادیان اپنی اہلیہ ثانیہ کو رخصت کرانیکے لئے گوجرانوالہ تشریف لیگئے ہیں

احمدیہ کانفرنس کے متعلق سالانہ جلسہ پر یہ تجویز پاس ہوئی تھی کہ ایسٹر کی تعطیلات میں ہوا کرے اور ساتھ ہی یہ بھی فیصلہ کیا گیا تھا کہ ایک ماہ پیشتر احباب اون تجاویز کو لکھکر بھیجدیں جو کانفرنس میں پیش ہونے کے قابل ہوں۔ اور اس موقعہ پر خادم قوم ایڈیٹر فاروق نے یہ ذمہ لیا تھا کہ وہ بذریعہ فاروق احباب کو یاددہانی کراتا رہیگا۔ سو اس وعدہ کی ایفاد کیجاتی ہے کہ جن میں دوستوں نے کوئی تجاویز اس کانفرنس میں پیش کرنی ہوں۔ وہ ماہ فروری ۱۹۱۷ء کے اندر اندر بھیجدیں۔ اور نیز یہ کہ وہ سب تجاویز خاکسار ایڈیٹر فاروق کے نام ارسال کرتے رہیں۔ میں سب تجاویز کو بذریعہ اخبار یا دیگر مناسب طریق پر کانفرنس کے لئے پیش کرونگا۔ اس طریق سے یہ فائدہ ہوگا کہ ان تجاویز سے دوسرے دوست بھی بذریعہ اخبار واقف ہوکر اپنی اپنی رائے اور دیگر مفید تجاویز لکھکر بھیجتے رہینگے۔ اور فاروق اس خدمت کے ثواب کا ذریعہ ہوگا۔ اور دوستوں میں ایک دوسرے کی تجاویز کو دیکھکر کام کرنے اور سوچنے کی تحریک پیدا ہوگی امید ہے کہ اسپر جلد عملدرآمد ہوگا۔

دعاء جنازہ مولوی سید انعام رسول صاحب احمدی کلکتہ سے اپنے خسر سید جواہر علی صاحب مرحوم کے واسطے اور عبدالرحیم خانصاحب جھماری سے اپنے مرحوم بھائی عبدالرحمٰن خانصاحب احمدی کے واسطے درخواست دعا مغفرت کرتے ہیں۔

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی ایم قاسم علی نے چھپوا کر شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختصر نوٹ

آریہ گزٹ کی غلط بیانی

ہمیں بہت افسوس ہے کہ آریہ گزٹ نے ۲۵ جنوری کی اشاعت میں ہم پر بے تحقیق کچھ الزام لگائے ہیں وہ لکھتا ہے کہ "جماعت علی شاہ" نام ایک پیر کو اسکے مرید کہتے ہیں۔

(۱) وہ ایسا مسیح ہے کہ اگر گور میں مردے سے کہدے اٹھ ... تو وہ بے عذر جی اٹھے۔

(۲) وہ دل کے بھیدوں سے واقف ہے

(۳) اسکے مریدوں کے سب گناہ بخشے گئے ہیں

(۴) صرف اسکی نظر سے لاکھوں ولی ہوئے۔

یا ایسے خطاب قادیانی خلیفہ کو بھی دیئے جارہے ہیں اگر آریہ گزٹ با اصول اخبار ہے اور قول مرداں جان دارد کا قائل تو وہ ہمارے لٹریچر سے یہ باتیں دکھائیں جو ہمنے حضرت خلیفہ ثانی کی نسبت کبھی لکھی یا کہی ہوں بلکہ حضرت مسیح موعود کی نسبت ہی کبھی بیان کی گئی ہوں۔ کیونکہ ہم ایسی باتیں کسی انسان کی طرف منسوب کرنا شرک اور کفر سمجھتے ہیں۔ اگر اس کا ثبوت نہ پیش کیا جائے۔ تو آریہ گزٹ کو شرمانا چاہیئے کیونکہ وہ اس قوم سے ہے جو کسی کا پس خوردہ نہیں کھاتی۔ چہ جائیکہ وہ الہامات کی قے چاٹے۔

اسلامی حکم کے آگے سر تسلیم خم کر دیا

یا تو وہ زمانہ تھا۔ کہ آریہ اسلام کے جھوٹے ہونے کی یہ دلیل پیش کرتے تھے کہ اسمیں پردہ کا حکم ہے یا اب یہ زمانہ ہے کہ دھرم ویر میں ایک مضمون چھپتا ہے جس کا اقتباس یہ ہے

"ایک کماری اپنے مترکو لکھتی ہے کہ پران ناتھ جی اب ..... آپ ایک ہوائی جہاز لے لو۔ تاکہ کبھی میں آپکے پاس اور کبھی آپ میرے پاس آسکیں"

کیسا نیچ اور برا اور شرمناک خیال ہے۔ جو ایک تعلیمیافتہ لڑکی کے دل میں موجود ہے × × سوامی دیانند جی نے تو اپنی پاٹھ وہی میں لکھا ہے کہ کنیاؤں کے آشرم میں پانچ برس سے کم لڑکا نہ جاوے اور لڑکوں کے آشرم میں پانچ برس کی لڑکی نہ جاوے۔ اس سے کیا ثابت ہوتا ہے کہ لڑکے اور لڑکیوں کو آپسمیں آزادانہ طور پر ملنا نہیں چاہیئے۔ مائی بھگوتی جی اسطرح بتایا جاتا ہے × × کہ سوامی جی و مائی جی کے درمیان ایک چٹان لگا دی جاوے وہ اوپر سے سوالات کریں اور سوامی جی ادھر سے جوابات دیں۔"

انشاء اللہ وہ وقت قریب ہے کہ لوگ طوعاً و کرہاً اسلامی اصولوں پر پیش آمدہ حالات سے مجبور ہو کر عمل کرینگے جس طرح تعدد ازواج کا مسئلہ واقعات نے حل کیا ہے اسی طرح پردہ کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

پیامی تہذیب ملاحظہ ہو

مولوی صدرالدین صاحب جو وکنگ میں خواجہ کمال الدین صاحب کی جگہ میں کام کر رہے تھے خواجہ صاحب کے جانے پر سبکدوش ہو کر ۲۳ ماہ حال کو لاہور پہنچگئے ہیں آپنے سب سے پہلے احمدیہ بلڈنگس کی مسجد میں رونق افروز ہو کر جو درافشانی کی ہے اسکا خلاصہ اخبار پیام مورخہ ۲۴ جنوری میں چھپا ہے مولوی صاحب نے عیسائی مشنریوں کی سرگرمی اور اپنے عجز کی طرف سامعین کو جن الفاظ میں توجہ دلائی ہے انہیں ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ آپنے فرمایا کہ:۔

"ہمارے پاس کوئی روپیہ نہیں جو ہم کسی کو دیکر مسلمان ہونے کی ترغیب دلائیں وجاہت بھی نہیں نہ ہی لیاقت ہے ان لوگوں سے بڑھکر ہم تاجر بھی نہیں کہ ہماری تجارت کے سبب سے ہی ان کو تحریص ہو۔ پھر یہاں پادری لوگ کہدیا کرتے ہیں کہ تم عیسائی ہو جاؤ۔ تم کو عورت ملجائیگی + یہ بھی ہمارے پاس نہیں۔ ہماری لڑکیاں بھی کالے رنگ کی ہیں۔ کوئی طمع کسی قسم کا نہیں جو ان کو ہماری طرف کھینچے۔ بالکل کوئی ایسی چیز ہمارے پاس نہیں۔ جو ہماری کمر ہمت کو مضبوط کرے۔"

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ دیگر اسباب عجز کو بیان فرماتے ہوئے انہی کی ذیل میں یہ کیوں فرمایا کہ

"ہماری لڑکیاں بھی کالے رنگ کی ہیں"

لیکن اگر مغربی آب و ہوا میں صرف اڑھائی سال پرورش پانے کی وجہ سے مولانا موصوف اپنے خیالات کو ظاہر کرنے میں نہایت آزاد ہو گئے ہیں تو ایڈیٹر صاحب پیغام صلح تو پیام بلڈنگ کے احاطہ میں سکونت پذیر ہے۔ اسکو کیا ہو گیا کہ یہ الفاظ لکھتے اور پھر شائع کرتے وقت ذرا شرم بھی دامنگیر نہ ہوئی۔ اور پھر کیا اُسے اور اسکے مولانا کو یہ معلوم نہیں تھا۔ کہ "یہاں" عیسائی ہونے والے کو جو بیوی ملجاتی ہے۔ وہ عموماً کالے رنگ ہی کی ہوتی ہے۔

کاش مولوی صدرالدین صاحب نئی تہذیب کی یہ جھلک نہ دکھاتے۔ تاہمیں اور دیگر باغیرت اصحاب کو ان پر افسوس کرنے کی ضرورت نہ پڑتی۔

غیر مذاہب کی تبلیغی کوششیں

پنجاب بائبل سوسائٹی لاہور کی سالانہ کارکردگی پر نظر ڈالنی چاہیئے۔ سال مذکور میں انجیل اور اس کے مختلف حصے ایک لاکھ ۵۷ ہزار ۶ سو اسّی کی تعداد میں شائع کئے گئے جنمیں ایک ہزار ۹ سو ۳۰ مکمل بائیبل ۷۰ ہزار دو سو ۳۴ عہدنامہ جدید کے نسخے اور ایک لاکھ ۴۸ ہزار ۵ سو ۱۶ حصے شامل ہیں یہ تعداد ۱۹۱۴ء کی نسبت بقدر ۳۵ ہزار کے زیادہ ہے۔ انجیل اور اس کے مختلف حصص ۳۲ مختلف زبانوں اور حروف میں چھاپے گئے۔ اردو۔ فارسی رسم الخط میں ۸۴ ہزار ۸ سو ۷۰ یعنے دیگر تمام زبانوں سے زیادہ نسخے شائع کئے گئے۔ پنجابی گورمکھی میں ۲۱ ہزار ۲ سو ۹۹۔ اور ہندی میں ۸ ہزار دو سو ۹۹ کا بیاں تقسیم کی گئیں انگریزی زبان میں صرف ۸ ہزار ۵ سو ۸۷ نسخے چھاپے گئے۔

تمام ہند میں ۱۹۱۵ء میں بائبل کے ۷ لاکھ ۵۶ ہزار نسخے تقسیم کئے گئے۔ سے یہ تعداد ترقی کرتے کرتے ۱۹۱۴ء میں ۹ لاکھ ۸۳ ہزار تک پہنچ گئی تھی لیکن ۱۹۱۵ء میں اثرات جنگ کی وجہ سے کم ہو کر ۹ لاکھ ۰ ہزار رہ گئی جسمیں اس سوسائٹی کا حصہ ایک لاکھ ۱۵ ہزار انجیلیں ہے۔

ہمارے احمدی دوستوں کا یہ حال ہے کہ حیدرآبادی مکمل

ترجمہ عبارت انگریزی خلاصہ رپورٹ بائبل سوسائٹی پنجاب لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق قادیان

مورخہ یکم فروری ۱۹۱۷ء

کیا فری تھنکر احمدی ہو سکتا ہے

(نوشتہ قاضی محمد یوسف صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ پشاور)

حضرت نورالدین اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفۃ المسیح نے جناب خواجہ کمال الدین سے ایک خط میں بطور سوال دریافت کیا تھا کہ "کیا فری تھنکر احمدی ہو سکتا ہے" اور جناب خواجہ کے جواب کا انتظار نہ کیا بلکہ خود ہی متصل جواب تحریر کر دیا تھا۔ کہ "نہیں اور ہرگز نہیں" یہ خط قادیان سے لندن ارسال کیا گیا تھا۔ اغلباً وہ خط جناب خواجہ کے پاس موجود ہوگا اور ضرور ہوگا۔ اخبار پیغام لاہور میں بھی شائع ہوا تھا۔

اسوقت تو یہ امر ایک معما سا نظر آتا تھا کیونکہ اصل حقیقت خواجہ صاحب اور اس کے رفقاء کی اسوقت پبلک میں ایسے کھلے طور پر منکشف نہ ہوئی تھی جیسکہ آج ہو گئی ہے اب وقت آیا اور اس حاذق اور مردم شناس کا فرمودہ کھل گیا کہ اس کا کیا مطلب تھا فری تھنکر آزاد خیال ہوتا ہے جو کسی کی اقتدا کرنا گناہ خیال کرتا ہے اور اپنی عقل اور خواہشات نفس کا متبع اور مطیع ہوتا ہے جس طرف اسکو اسکی عقل اور اسکے خواہشات رہنمائی کریں اسطرف چلا جاتا ہے اور اس بات کا کوئی خیال اور ڈر نہیں رہتا کہ میرا قول اور فعل اور روزمرہ کا طرز عمل خدا اور رسول کے منشاء اور مصلحت کے خلاف ہے وہ اپنے آپکو ان چیزوں کا چنداں پابند نہیں کرتا۔ بلکہ ایسا کرنے والوں کو

افمن یمشی مکبا علی وجھہ اھدی امن یمشی علی صراط مستقیم

کی تفسیر سناتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ جو دوسرے کے اقتدا اور اطاعت میں چلتا ہے خواہ وہ اطاعت محض اطاعت در معروف ہو۔ تاہم وہ ان کو چوپایوں سے تمثیل دیتا ہے اور جو اسکی طرح فری تھنکر ہو۔ اور کسی غیر مامور خلیفہ کی اطاعت در معروف بھی کرنا گناہ خیال کرتا ہو۔ اور محض اپنی خواہشات نفس اور پیروی عقل خام کرتا ہو۔ اسکے نزدیک وہ علی صراط مستقیم ہوتا ہے اور اسکی جبلی اور فطری نخوت خود پسندی اور خود اختیاری اسکو دوسروں کی اطاعت از معروف بھی شرک بتاتی ہے ایسی طرز عمل اور روش والے انسان کو حضرت نورالدین اعظم نے فری تھنکر فرمایا تھا۔ جن کے حق میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ میں جانوں کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے کیونکہ وہ میری ان باتوں کو کہ جو مجھکو خدا نے دی ہیں عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا اور حضرت نورالدین نے فرمایا کہ وہ ہرگز احمدی نہیں۔

حضرت مسیح موعود کے ایام حیات میں بھی جب لاہور سے اخبار وطن کے ایڈیٹر نے اشاعت اسلام میں غیر احمدیوں کی شراکت کا سوال پیدا کیا تو مولوی محمد علی صاحب کو جناب خواجہ کمال الدین نے ہی یہ تعلیم دی کہ حضرت مسیح موعود اور خصوصیات احمدیت کو خیر باد کہدیا جائے اور خصوصاً احمدیت سے الگ ہو کر اشاعت اسلام کیا جاوے مگر حضرت مسیح موعود نے وقت پر مطلع ہو کر فرمادیا کہ مجھکو چھوڑ کر وہ کونسا اسلام ہے جسکو یہ لوگ پیش کرنا چاہتے ہیں

دربار حضرت مسیح موعود نے باوجودیکہ یہ فیصلہ کر دیا تھا مگر اس فری تھنکر انسان کو اسکی نخوت خود پسندی اور خود اختیاری بھلا اسکے تسلیم کرنے پر آمادہ ہونے دیتی تھی چنانچہ جب حضرت نورالدین اعظم کے دوران خلافت میں ایک دوسرا موقعہ بطور امتحان پیش آیا۔ یعنی لاہور سے اخبار زمیندار کے ایڈیٹر نے اشاعت اسلام میں غیر احمدیوں کی شراکت کا سوال پیدا کر دیا۔ تو اسوقت پھر خواجہ کمال الدین اور مولوی محمد علی صاحب نے اسکی تحریک کو لبیک کہا اور اسکے پھر اسی تحریک میں بڑے زور سے عملی حصہ لیا۔ جنکا فیصلہ وہ حضرت مسیح موعود سے براہ راست ۱۹۰۶ء میں سن چکے تھے یعنے نہ صرف اپنی اشاعت اسلام سے حضرت مسیح موعود اور احمدیت کے خصوصیات کو ترک کر دیا بلکہ اسکی خاطر قادیان بھی ترک کر دیا اور احمدیت کو بھی قربان کر دیا مگر اپنی نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری ترک نہ کی یہی وہ بات ہے جس کی بنا پر حضرت نورالدین نے خواجہ صاحب کو بطور سوال پوچھا کیا فری تھنکر احمدی ہو سکتا ہے والے جواب کا انتظار نہ کیا اور خود ہی جواب دیدیا کہ نہیں اور ہرگز نہیں۔

حضرت نورالدین اعظم سے خواجہ صاحب نے کئی رنگوں میں دریافت کیا کہ میں ہندوستان آتا ہوں اور در بدر خاک بسر کر کے در یوزہ گری کر کے غیر احمدیوں کے آگے دست سوال دراز کرنا چاہتا ہوں حضرت نورالدین اعظم نے صاف جواب دیدیا کہ میں آپکے لئے ہندوستان میں آنا اور غیر احمدیوں کے آگے دست سوال دراز کرنا سخت ناپسند کرتا ہوں مگر آپ نے اپنی جبلی اور فطری نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری سے کام لیا اور اس دفعہ حضرت نورالدین اعظم کے فرمان کی ویسی ہی تذلیل کی جیسا کہ وہ حضرت مسیح موعود کے فرمان کی کر چکے تھے یعنی ضرور آیا اور پشاور سے لیکر مدراس تک اور بنگال سے لیکر بمبئی تک در بدر پھرا اور غیر احمدیوں کے آگے دست سوال دراز کیا اور غیر احمدی حضرات سے خوب پھبتیاں سنیں مگر ہائے اسلامی غیرت احمدیت اور ہائے حمیت اسلام اسکے کان پر جوں تک نہ رینگی جب دنیا نے یعنی دیصم کر دیا تھا اور نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری نے نورالدین اعظم کی زبان کی توہین کرا کر اپنوں اور غیروں میں ذلیل کیا حضرت سیدنا محمود احمد صاحب اور آپکی خلافت کو اپنے آزادانہ روش کے خلاف پا کر اور یہ دیکھکر کہ وہ غیور انسان ایک احمدی کو غیر احمدیوں کے آگے دست سوال پھیلاتا ہوا احمدیت کو ثمن بخس و راہم معدودۃ فروخت کرتا ہوا معلوم کر کے ہرگز پسند نہ کریگا یا تو صرف اسکا مطمح نظر جماعت احمدیہ قرار دیگا اور در صورت عدم تعمیل فرمان اس منصب سے موقوف و برطرف کر دیگا تو آپنے یہاں بھی فطری نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری سے کام لیا اور فری تھنکر ہو کر بغاوت خلافت ثانیہ پر آمادہ ہو گئے اور سب سے قبل اسکی طرف سے اسکے یار غار محمد علی نے اس فرض کو ادا کیا جس گروہ نے اطاعت خلیفہ میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ کے فرمان علیکم بسنتی وسنت الخلفاء الراشدین المھدیین پر عمل کیا۔ انکو مشرک ضال اور بیرپرست قرار دیدیا۔

قادیان کا مرکز چھوڑ دیا احمدیت اور خصوصاً احمدیت کی اشاعت ترک کر دی صدر انجمن احمدیہ کی ممبری سے الگ ہو گئے حضرت مسیح موعود کے خاندان اور اہلبیت پر جسے بہتان اور اتہامات چاہے تحریراً و تقریراً لگائے خلیفۃ المسیح ثانی اور احمدیوں کو ضال اور مشرک قرار دیا

کافر تک کہدیا خلافت احمدیہ کے چھ سال تک مطیع رہ کر باغی ہو گئے یہانتک کہ قطعاً منکر ہو گئے کس بات نے یہ سبق کرایا نخوت نے خود پسندی نے خود اختیاری نے اور علی الاعلان فری تھنکر ہو گئے۔

بالمقابل اسکے لاہور کا مرکز قائم کر دیا جماعت احمدیہ میں فتنے اور ابتلاؤں کے بانی ہو گئے انجمن اشاعت اسلام بصورت مسجد ضرار قائم کر دی خود جس کو چاہا خلیفۃ المسیح بنا دیا امیر قوم مقرر کر دیا پاک بنے الگ مقبرہ بہشتی بنایا وصیتیں حاصل کیں چندے غصب کئے ترجمۃ القرآن و اسباب انجمن پر قابض ہو گئے مقدمات کی دھمکیاں دیں کس بات نے یہ سب امور کرائے بس اسکا جواب واقعات نے صاف دیا۔ جبلی اور فطری نخوت نے خود پسندی نے اور خود اختیاری نے اپنا سب بھلا نظر آیا اور قادیان کا سب کچھ برا خیال کرنے لگے کیوں بہ فری تھنکر ہو گئے۔

حضرت محمود احمد اور حضرت مسیح موعود کی باقی اولاد حضرت صاحب کی بیوی ام المومنین جن کے حق میں در ثمین میں موجودہ دعائیں اور البشریٰ میں شائع شدہ وحی اللہ نہ ایک یا دو بلکہ بیسیوں تک شاہد ہیں۔ جب اس پر آتے ہیں۔ تو اپنے حق میں ان میں کا کوئی ممبر اس کثرت سے دعائیں اور الہامات تو الگ رہے ایک دو بھی نہ پاکر صاف کہدیتے ہیں کہ ہمارا تو دعاؤں اور الہامات پر کوئی ایمان نہیں رہا اور ضرور نہیں کہ یہ الہامات خواہشات نفس سے خالی ہوں یا یہ دعائیں قبول ہوئی ہوں سلسلہ الہامات اور رؤیا سے منکر ہو کر معترض ہو جاتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ درحقیقت احمدیہ جماعت میں فری تھنکر بھی ہیں۔

سید احسن صاحب نے حضرت محمود کی خلافت ثانیہ کو تسلیم کیا اور مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ صاحب اندرتی کو فاسق آل فرعون اور دجال قرار دیا تو اسوقت نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری نے انکو یہ سب بھلا دیا کہ سید احسن صاحب کون ہیں۔ اسکے حق میں تقریراً اور تحریراً جو چاہا کہدیا اور ہرگز خیال نہ آیا کہ حضرت صاحب کا حواری ہے یا انکو فرشتہ کہا گیا ہے یا صحیح عقیدہ اسی کا ہے یا اسکے حق میں ایک الہام ہے کہ از پئے آں محمد احسن را + تارک روزگاری بینم + اور ثبوت دیا کہ فری تھنکر ہیں۔

مگر جسوقت کسی خاص وجوہ سے سید احسن صاحب کو اپنی طرف مائل پایا۔ تو اسوقت عوام الناس کو یہی دھوکہ دیا کہ یہ حضرت کے خاص حواری۔ فرشتہ۔ صحیح عقیدے والا انسان لاہور آگیا ہے اور مذکورہ بالا الہام بھی یاد آگیا کیوں اسلئے کہ یہ لوگ دل میں کسی الہام اور وحی پر ہرگز ایمان نہیں رکھتے اور نہ ان کو حضرت مسیح موعود کی دعاؤں پر کوئی ایمان ہے ورنہ سید احسن صاحب کے حق میں تو ایک الہام ہوگا اسمیں بھی کسی خاص فضیلت کا ذکر موجود نہیں۔ صرف ترک روزگار کی خبر دیگئی ہے۔ مگر جنکے حق میں بیسیوں الہامات موجود ہیں کثرت سے دعائیں موجود ہیں اور جن کی قبولیت کا ذکر بھی ساتھ ہی موجود ہے ان کو کیوں حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے یعنے خاندان حضرت مسیح موعود اور جس کی پیدائش الہامات کی بنا پر ہے جس کا نام الہامی ہے جس کی پیدائش پر حضرت مسیح موعود نے خوشی منائی جو جگر گوشہ مسیح موعود ہے جو حضرت مسیح موعود کا خلیفہ اور حضرت نورالدین اعظم کا جانشین ہے اور جو جماعت احمدیہ کا امام اور مقتدا ہے اسکو کیوں ضال اور گمراہ اور کافر کہا جاتا ہے محض اسلئے کہ اس غیور انسان کو اسکی نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری ہرگز پسند نہ تھی کیونکہ یہ لوگ درحقیقت فری تھنکر تھے۔

حضرت نورالدین اعظم نے وصیت کی کہ میرا جانشین ہو مولوی محمد علی صاحب سے وہ وصیت تین بار بلند آواز سے سنوائی۔ مگر ان کو سپرد تاک کی ہاں نقل دیدی اسوقت دل میں اسپر عمل نہ کرنے پر کمربستہ تھے اور زبان سے لوگوں کو تین بار سنا دی مگر جب وقت آیا تو جس کو وہ درحقیقت خلیفۃ المسیح جانتے تھے اور جس کی اطاعت حضرت مسیح موعود کی اطاعت کی طرح جانتے تھے اسکی آخری وصیت کو پاؤں کے نیچے روند کر خلافت ثانیہ سے باغی ہو گئے اور اپنی نخوت خود پسندی اور خود اختیاری کا ثبوت دیا

بس اب حضرت نورالدین اعظم کے سوال کے حل ہونیکا وقت آگیا کہ احمدی جماعت معلوم کرے کہ آپکا اس سوال خصوصاً خواجہ صاحب سے کرنے میں کیا مطلب تھا کہ کیا فری تھنکر احمدی ہو سکتا ہے اور خود ہی قبل از وقت بتا دیا کہ نہیں اور ہرگز نہیں واقعات نے خود یہ جواب دست بتا دیا۔ ؎

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

امیر پیام سے کچھ کلام

(از منشی محب الرحمن صاحب سب پوسٹماسٹر جیجوں)

جناب مولوی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ ہماری بدقسمتی سے آجکل سلسلہ عالیہ احمدیہ جسکی یگانگت اور یک جہتی اور ایک امام کے ماتحت تسبیح کے دانوں کی طرح ایک سلک میں منسلک ہونیکا بجا فخر آپ اور ہم کیا کرتے تھے کچھ دنوں سے ذاتی عناد اور کاوش کی وجہ سے سخت اختلاف میں گھرا ہوا ہے اور روز مرہ اسقدر اختلاف بڑھتا جاتا ہے۔ اور یا آپکے ہم خیالوں کی طرف سے روز کے مابہ الامتیاز پیش کردہ نے ایسے لوگوں کو جو احمدیت کے قریب تھے دور کر دیا ہے۔ ارے حضرت! آپ حضرت مرزا غلام احمد صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو مسیح موعود۔ مہدی نبی امام آخر الزمان مجدد اور احمد مانتے تھے اور کوئی وجہ نہیں کہ آپ اب اس سے انکار (احمدی کہلانے کی حالت میں) کریں اگر آپ انمیں سے کسی کا انکار کریں تو اسکے معنی یہ ہونے چاہئیں۔ کہ آپ احمدیت سے بیزار ہیں اور حضرت مسیح موعود کو نہیں مانتے یا یہ کہ اظہار نہیں کرتے اور تقیہ سے کام لیتے ہیں اور جو حضرت محمود احمد صاحب جو آپکو کسی آنکھ نہیں بھاتے کیونکہ اگر آپ نہ ہوتا تو آپ دارالامان سے ہجرت نہ کرتے جہاں کی جاروب کشی کو بھی جناب باعث فخر سمجھتے تھے یا زبان سے کہتے تھے وہ بھی ان ہی باتوں کو مانتے ہیں اب جھگڑا آخر کس بات کا ہے کیا جاروب کشی کا جھگڑا ہے۔ مانا کہ آپکی خدمات تھیں اور شاید آپ کسی اور رنگ میں ان کا صلہ دیکھنے کے متمنی ہونگے گو آپکی خدمت میں کچھ عرض کرنا نقصان کو حکمت پڑھانا ہے تاہم دو مثالیں عرض کرتا ہوں۔ اول حضرت خالد بن ولید کو سپہ سالاری سے سپاہی اور معمولی سپاہی کر دیا جاتا ہے تاریخ گواہ ہے ان کے کارنامے بحیثیت سپاہی زیادہ ہیں (حضرت علی کا نام یہاں میں نہیں لیتا) دوسرے بعثت ثانی کی مثالیں حضرت مولانا عبداللطیف جنکی نسبت نبی اللہ بھی فرماتا ہے "کہ وطے از یک قدم" اپنی ریاضت اور زہد سے منتظر تھے کہ وہ مہدی ہونگے لیکن جب حقیقی مہدی کو پایا سر تسلیم خم کر دیا۔ پھر حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس پایہ اور علم کا آدمی تھا لوگ مینے بارہا انسے سنا تھا فرمایا کرتے تھے مرزا صاحب نے کہاں اتنی کتابیں دیکھی ہیں جتنی انہوں نے لیکن جب کبھی کسی آیت کی تفسیر حضرت مسیح موعودؑ سے سنتے گھر جاکر اپنی تفسیر کے اوراق چاک کر دیتے تھے غرض مولنا اپنا اور دوسروں کا قیمتی وقت اور زر بجائے اسکے کہ قلعہ اسلام کو محفوظ کرنے اور دشمن سے بچانے میں صرف کیا جاوے آپس میں چھید کرنے میں کیوں صرف کیا جارہا ہے آپ نہیں جانتے کہ جس فوج کو آپ نیست و نابود کرنا چاہتے ہیں وہ آپ کے مقصد میں جسکا کہ آپ ادعا کرتے ہیں) آپکو کامیاب کرنے والی ہے اور یاد رکھیں کہ فتح صرف احمد کے لئے ہی مقدر ہے اور وہ قشر جسکو روغنی کرکے اب اصلیت کا بیچارا گلاب رہے ہیں اسکے اندر مغز نہیں ہے۔ یہ میں نہیں کہتا بلکہ آپکے ہی الفاظ کا مفہوم ہے دشمن سے امداد چاہنی ایسی ہے جیسا اپنے آپکو خود تباہ و برباد کرنا۔

مولنا خواہ مخواہ کی کج بحثی اور نکتے جھگڑوں نے پہلے ہی اسلام کو کہاں کا کہاں پہنچا دیا ہے اور وہ کونسی کمی رہ گئی تھی جس کی تکمیل کے لئے آپنے کمر باندھی ہے پھر دیکھیں آپ اب کہاں سے کہاں پہنچ گئے ہیں۔ خلافت احمدی غیر احمدی کا فرق۔ نماز۔ نبوت۔ آخر احمد غرض کونسا مسئلہ ہے۔ جس پر آپکو ان لوگوں سے جو آپکے مداح حضرت مسیح موعود کے لفظی مداح۔ جماعت احمدیہ کے دشمن۔ حضرت مسیح موعود کے سخت مخالف پھر ساکت غرض کسی فرقہ اور خیال کے منصف مزاج لے لو۔ ہر ایک آپکے خلاف ہی ڈگری دیتا ہے واقعات اسپر شاہد ہیں مسٹر محمد عمر۔ مولوی ثناء اللہ عبدالباری ڈاکٹر اقبال۔ مہاشہ کرشن بی اے وغیرہ وغیرہ لیکن اگر ایک ٹانگ کسی مرغ کی ہوا کرتی ہے تو کوئی کیا کرسکتا ہے۔ اللہ ہی ہے۔

امیر قوم صاحب! بس کیجئے اب دنیا تھک گئی ہے بہت کچھ آپ کی سنیں آپکے حریف کی سنیں اب جانے دیجئے لٹریچر میں بہت کچھ زیادتی ہو چکی ہے جس کے لئے ہم آپکے ممنون ہیں کیوں مسلمانوں کا روپیہ بیدردی سے پانی کی طرح بہایا جاتا ہے (سپر تو شاید آپ کو اتنا اختیار بھی نہ ہوگا جتنا بحیثیت سکرٹری قادیان میں تھا۔ آپکے مرسلہ ٹریکٹ مینے دیکھے اور ہمیشہ جو آپ بہت مہربانی سے بھیجا کرتے ہیں دیکھا کرتا ہوں۔ گو اب کی دفعہ بہت عرصہ کے بعد آئے ہیں جس سے خیال ہوا تھا کہ شاید آپنے کمپ الٹھا دیا ہے لیکن ان پرچوں سے معلوم ہوا کہ آپ نئی قسم کی گائیس ایجاد کرتے جاتے ہیں جو آپکی ہی خبر لیتی ہیں۔ غالباً اب تو آپ کو علم ہو گیا ہوگا۔ آخر کچھ تو تجربہ سے فائدہ اٹھاؤ کہ آپکا یہ سب کام اور کوششیں فضول اور عبث ہیں۔ اب ان لغویات کو چھوڑ دیں۔ اور کسی نیک کام میں لوگوں کے گاڑھے پسینے کے کمائے ہوئے اور کوڑی کوڑی کرکے جمع کئے ہوئے روپے کو لگا دیں (مگر شاید یہ روپیہ ایسا نہو کیونکہ یہ جانوں (ارزلوں) کا روپیہ نہ ہوگا۔

حضرت احسن امروہوی کی نئی نئی تھیوریاں دیکھی جائینگی جب وہ تندرست ہو جائینگے ابھی تو علیل ہیں نہ معلوم کس قلم سے کیا لکھا جاتا ہے علاوہ ازیں ہمنے ان کو مسیح موعود نہیں جانا۔ اگر حدیث اور الہام میں وہی نسبت ہے جو آپ فرماتے ہیں تو لفظ حکم کے معنے کیا ہونگے اور مقبرہ بہشتی کے متعلق جو حضرت احمد قادیانی نے لکھا ہے وہ دیکھ لیں آپنے پہلے ہی مولنا موصوف کا عصا کیوں نہ پکڑ لیا تھا۔ شاید کچھ کا کچھ ہو جاتا۔

اسمہ احمد پر کیوں یونہی خامہ فرسائی کی جارہی ہے حضرت مسیح موعود اور حضرت نورالدین اعظم آپکے خلاف ہیں ہاں جو کچھ آپ کا دلی مقصد ہے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی جانتے ہیں جو کچھ وہ کہتے اور دلائل دیتے ہیں احمدی ہو کر ان سے انکار ہو نہیں سکتا۔ پھر فیصلہ کی راہ آسان ہے

آپکی تحریروں میں اکثر دیکھا جاتا ہے کہ تمسخر اور تذلیل ہوتی ہے۔ یہ مناسب نہیں آپ تو حقیقت میں میانصاحب کی عزت کرنے کے مدعی ہیں پھر اسکے کیا معنے ہیں آپ یہ بات کہتے یا لکھتے وقت کم از کم اتنا تو سوچ لیا کریں کہ اسکی زد کس پر پڑتی ہے آپ اگر ایم اے ہو گئے ہیں۔ تو محمد رسول اللہ اور احمد نبی اللہ۔ نورالدین خلیفۃ المسیح ایم اے نہ تھے نہ "مولوی" "عالم"۔ "فاضل" ہاں آپ کے خدام ہیں سو ایسا ہی حضرت خلیفہ ثانی کے خدام میں بی اے ایم اے بیرسٹر۔ وکیل مولوی عالم فاضل وغیرہ وغیرہ بہت ہیں۔

مولنا ارض حرم دارالامان قریہ قادیان سے آپنے کس بنا پر ہجرت کی۔ اگر لاہور مدینۃ المسیح ہے۔ تو پھر مقبرہ بہشتی بھی مرزنگ کی طرف تیار کرائیں سنا ہے کہ آپ نے کوئی مقبرہ بہشتی قادیان میں بنایا ہے چہ خوش!

پیغام صلح کو کم از کم اپنے نام کی تو لاج رکھنی چاہئے اس سے تو "وار" پر گولہ باری کرنے کا کام لیا جاتا ہے خدا تو کہتا ہے انی احافظ اور آپکی یہ کارروائی۔ ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند۔

آپنے اپنے بل موسوم "ایک ٹھوکر" میں جس طرح اپنے خیالات کو رنگین کیا ہے اسی طرح حضرت میانصاحب کے عقائد پر تصرف بیجا سے ظالمانہ دست برد کی ہے آپکی شان موضوعی کے شایاں نہ تھا۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

(خاکسار محب الرحمن۔ سب پوسٹماسٹر جے جون)

امروہوی کی طفلانہ حرکت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ❊ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب مکرم و معظم اڈیٹر صاحب اخبار فاروق۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فاروق ۸ دسمبر ۱۹۱۶ء میں جناب کا ایک نوٹ دیکھکر قلب کی کچھ عجیب حالت ہوئی جس کی سرخی ہے

(امروہوی کی طفلانہ حرکت)

اسکے تحت میں مولوی محمد احسن صاحب کے اوس اعلان کا ذکر ہے جسمیں انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کو خلافت سے معزول کیا ہے مولوی امروہی پر جو ابتلاء اس پیرانہ سالی میں آیا ہے اللہ تعالیٰ ہی اس سے انکو نکالے تو نکالے ورنہ مجھے تو نہایت خطرہ ہے مولوی صاحب اپنے خط مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۱۱ء میں (جو فاروق مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۱۲ء میں طبع ہوا ہے) تحریر فرماتے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ کا معاملہ میرے ساتھ ایک عجیب معاملہ ہے کہ فتنوں کی خبر پیشتر سے بذریعہ فراست والقاء ربانی مجھکو معلوم ہو جاتی ہے) اور خط مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۱۵ء میں وہ ہمارے معاندین پیغامیوں کو (آل فرعون لاہوریوں) کے الفاظ سے یاد فرماتے ہیں۔ میں گرداب فکر میں تھا کہ وہ لوگ جنکی طرف اس خط میں اشارہ ہے آل فرعون ہیں تو اسکے لئے کسی فرعون کا ہونا بھی ضروری ہے اور خیال تھا کہ مولوی صاحب نے اپنی فراست و القاء ربانی سے اسکو بھی معلوم کرلیا ہوگا اور عجب نہیں کہ صاحب موصوف کسی وقت اسکو بھی ظاہر فرمادینگے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الحمد للہ کہ میرا خیال پورا ہوا۔ اور مولوی صاحب نے علی الاعلان شائع کر کے ظاہر کر دیا کہ فرعون وہ خود ہی تھا۔ فرعون نے بھی خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔

مولوی محمد احسن کا دعوی خدائی

مولوی محمد احسن نے بھی اس اعلان کو شائع کر کے لاہوریوں اور ان کے ہمخیالوں سے اپنی خدائی منوائی ہے ہم قرآن شریف کی آیات انی جاعل فی الارض خلیفہ اور لیستخلفنھم الخ سے یہی سمجھتے رہے ہیں کہ خلیفہ کا مقرر کرنا اللہ جل شانہ کا خاص فعل ہے نہ انسان کا پس جبکہ خلیفہ اللہ تعالیٰ ہی مقرر فرماتا ہے تو ظاہر ہے کہ اسکا معزول کرنا بھی اسکے ہی ید قدرت میں ہوگا نہ کسی انسان کے دنیاوی سلسلہ کاروبار میں ہی ہم یہی عملدرآمد دیکھتے ہیں جسکو ہم ملازم رکھتے ہیں اسکا موقوف کرنا بھی ہمارے اختیار میں ہوتا ہے یا ہم جس کو اپنا یہ اختیار عطا کر دیں ایسے شخص کا ہمارے کسی ملازم کو خدمت سے ہٹانا بھی درحقیقت ہمارا ہی موقوف کرنا ہوگا کیونکہ ہمنے ہی اسے یہ اقتدار دیا ہے یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ ملازم تو ہم کہیں اور موقوف اسکو وہ شخص کرے جسے ہمنے اپنی طرف سے ایسا اختیار نہ دیا ہو پس جبکہ حضرت صاحبزادہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے خلافت حقہ عطا فرمائی ہے تو مولوی محمد احسن کون ہے جو عہدہ و منصب جلیلہ سے حضرت خلیفہ مسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کو ہٹا سکے مولوی محمد احسن نے اپنے اعلان کو شائع کر کے لاہوریوں پیغامیوں کو یہ بتانا چاہا ہے کہ ہمنے تمکو آل فرعون قرار دیا ہے تو فرعون کا ہونا بھی ضرور ہے وہ ہم ہوں اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی ظاہر کر دیا کہ فرعون نے خدائی کا دعویٰ بھی کیا اسی طرح میں بھی دعویٰ کرتا ہوں جو معزولی خلیفہ کا اعلان شائع کرتا ہوں کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم۔

مبارکبادی

سو پیغامیو! خوش ہو جاؤ۔ کہ تمہارے گھر میں فرعون آ دھمکا۔ مولوی احسن نے تمکو آل فرعون کہا تھا۔ اب اپنے آپکو فرعون ظاہر کر کے سایہ پدری سے تمہیں محروم نہ رکھا اللہ اللہ کس کس رنگ میں حضرت مسیح موعود جری اللہ فی حلل الانبیاء کی صداقت روز بروز ظاہر ہوتی جاتی ہے اور کس کس طرح الہام انی مھین من اراد اھانتک اور بڑے چھوٹے کئے جائینگے اور چھوٹے بڑے ہر دن ہمارے ایمانوں کی تقویت کا باعث ہو رہے ہیں سچ ہے طمع دنیاوی انسان کو اندھا کر دیتی ہے اور بموجب مقولہ مرد چوں پیر شود حرص جوان میگردد مولوی محمد احسن کی حالت کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ طمع راسہ حرف است و ہر سہ تہی۔ دنیا روزے چند آخر کار با خداوند۔ ایکدن خدا کے سامنے جانا ہی ایسا نہ ہو وہاں اسکا خمیازہ بھگتنا پڑے۔ ابھی سویرا ہے اگر توبہ کر لیں اللہ تعالیٰ ان کو اور نیز دوسرے ہمارے معاندین کو توفیق دے کہ وہ اپنا نیک و بد شناخت کریں اور توبہ کر کے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی بارگاہ میں خلوص سے حاضر ہو کر اپنے گذاروں کی معافی طلب کریں وہ خلق مجسم تمہارے لئے کہنے کو تیار ہے جو اس کے آقا و مولیٰ سردار کونین رحمۃ للعلمین نے فتح مکہ کے دن فرمایا تھا وما علینا الا البلاغ

(محمد عبد الحمید ناظم عدالت دیوانی ضلع پرہنی)

(خرید اری ۱۹۱۶ء)

ایک احمدی خاتون کا مضمون

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری معزز اور مکرم بہنو! امید آپکے ساتھ ہو آپنے اخباروں میں پڑھا ہوگا کہ پیغامی لوگ جو ہمارے سرتاج فضل عمر خلیفہ ثانی کی بیعت میں نہیں ہیں۔ ہمارے برخلاف کیا کیا شور مچا رہے ہیں۔ انہوں نے ہماری جماعت کا نام محمودی رکھا ہے گو کسی کو یہ نام اچھا نہ لگتا ہو۔ مگر میں تو دل و جان سے اس نام پہ قربان ہوں۔ دیکھو یہ کیسا مبارک سلسلہ ہے کہ ہم محمدی بھی ہیں احمدی بھی ہیں محمودی بھی ہیں۔ جناب نبی کریم محمد بھی تھے احمد بھی تھے محمود بھی تھے پھر جناب مسیح موعود علیہ السلام بروزی محمد بھی تھے احمد بھی تھے مہدی محمود بھی تھے پھر ہمارے فضل عمر نائب محمد بھی ہیں خلیفہ احمد بھی ہیں محمود بھی ہیں الحمد للہ الحمد للہ ثم الحمد للہ پس یہ سلسلہ کیا ہی بابرکت سلسلہ ہے کہ جس کی ابتدا الٰہی حمد سے ہے اور وسط الٰہی حمد سے ہے اور انتہا الٰہی حمد سے ہے۔

اب ہم پیغامیوں سے پوچھتے ہیں تم کون ہو اور کس قطار میں شمار ہوتے ہو۔ کیا تم محمدی ہو ہرگز نہیں کیونکہ تم کہتے ہو کہ حضرت موسیٰ کے سلسلہ کے مسیح نبی نہیں ہیں۔ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان حضرت موسیٰ کی شان سے گھٹاتے ہو اسلئے تم محمدی بھی نہیں ہو پھر تم کیا احمدی ہو ہرگز نہیں کیونکہ تم کھلے کھلے لفظوں میں کہتے ہو کہ مسیح موعود نبی نہیں تھے مسیح موعود فرماتے ہیں میں نبی ہوں۔ پر تم کہتے ہو مسیح موعود نبی نہیں اسلئے تم احمدی بھی نہیں پھر تمنے ہمارے سرتاج محمود نور چشم محمد اور لخت جگر احمد کی بیعت کے نیچے سر خم نہیں کیا اسلئے تمہاری عاقبت کیونکر محمود ہو سکتی ہے جبکہ نشان اور علامت ابھی سے ظاہر ہو رہا ہے کہ تمنے بہشتی مقبرہ کو چھوڑ کر دوسرا مقبرہ بنا لیا ہے۔ یا یوں کہو کہ تمنے بہشت کو چھوڑ کر دوزخ خریدا ہے۔ پس تم احمدی کیونکر بن سکتے ہو۔

پھر کیا تم غیر احمدی ہو لیکن تم غیر احمدیوں سے بھی گئے گذرے ہو۔ کیونکہ تمام غیر احمدی فرقے کیا شیعہ کیا سنی کیا وہابی کیا حنفی کیا شافعی کیا مالکی کیا حنبلی کیا مقلد کیا غیر مقلد سب کے سب یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آنیوالا مسیح نبی ہوگا مگر تم کہتے ہو کہ نہیں نبی نہیں ہوگا۔ پس تم نہ شیعہ ہو نہ سنی نہ وہابی نہ حنفی نہ شافعی نہ مالکی نہ حنبلی نہ مقلد نہ غیر مقلد پھر تم کیا ہو معلوم ہوتا ہے کہ تم نیچری ہو مگر بچے نیچری بھی نہیں کیونکہ نیچر کا پیر تو سرسے مسیح کی آمد ثانی کا منکر ہے اور نے مسیح کی آمد کا بھی قائل نہیں پھر کیا تم ملا چکڑالوی ملا کے گروہ میں سے ہو جو حدیث کا دشمن ہے گو تم چکڑالوی بھی نہیں کیونکہ تم ضعیف حدیثوں کو تو پیش کرتے اور صحیح حدیثوں پر نکتہ چینی کرتے ہو۔

غرضکہ تم یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں تم چاہتے ہو کہ ایک نیا مذہب سب سے الگ قائم کرو۔ مگر تمہاری سنتا کون ہے تم قادیان کو جو مدینۃ المسیح ہے چھوڑ چکے ہو اور احمد نبی سے منہ موڑ چکے ہو تمنے جیپال کی یادگار لاہور کو اپنا مسکن بنایا ہے اسلئے تم محمودی فوج سے کانپتے ہو۔

اے میری مکرم بزرگوار بہنو! پیغامیوں کی یہ حالت ہے آؤ ہم سب ملکر دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انکی آنکھوں سے

حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کے مسیح ہونے کی دلیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہٹ دھرمی کا پردہ دور کرے اور انکو بھی سیدھا راستہ دکھائے۔ اور وہ بھی ہمارے امام کی بیعت میں داخل ہو جائیں آمین

(آپکی خادمہ حسینہ بیگم زوجہ مولوی عبید اللہ بسمل احمدی)

مدح حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

یہی ہیں ماہ کنعانی یہ وہ محمود احمد ہیں
یہی ہیں یوسف ثانی یہ وہ محمود احمد ہیں
یہ نور چشم احمدؐ ہیں۔ یہ محبوب محمد ہیں
یہی ہیں قطب حقانی یہ وہ محمود احمد ہیں
یہ ہیں فضل عمر صدیق اکبر اس زمانے کے
یہ ذی النورین ہیں ثانی یہ وہ محمود احمد ہیں
قلوب خلق کے والی۔ خدا کے باغ کے مالی
یہی ہیں قدرت ثانی۔ یہ وہ محمود احمد ہیں
بڑھایا رتبہ بر رتبہ۔ عطا کی نعمتیں کیا کیا
یہ ہیں محبوب سبحانی۔ یہ وہ محمود احمد ہیں
بڑھائی حق نے عظمت ہی۔ عطا کی حق نے نعمت ہے
یہی ہیں غوث ربانی۔ یہ وہ محمود احمد ہیں
سعادت دی سیاست دی شرافت دی خلافت دی
عطا کی پھر جہاں بانی یہ وہ محمود احمد ہیں
رسول اللہ کی امت کو بتایا گر ہی ایماں کا
دکھا کر نور فرقانی۔ یہ وہ محمود احمد ہیں
بلا کر خلق عالم کو دیا پھر درس قرآں کا
چڑھایا رنگ ایمانی۔ یہ وہ محمود احمد ہیں
چھڑا کر کفر و بدعت سے شریعت پر کیا قائم
دیا جب درس قرآنی یہ وہ محمود احمد ہیں
چھڑائی راہ گمراہی۔ خدا کی راہ دکھلائی
یہی ہیں قطب یزدانی۔ یہ وہ محمود احمد ہیں
جھکائے سر حسینہ بھی در دولت پہ حاضر ہی
کہ کرتی ہے ثنا خوانی۔ یہ وہ محمود احمد ہیں

(از خادمہ حسینہ بیگم زوجہ مولوی عبید اللہ بسمل احمدی)

(ایڈیٹر) اوپر کا مضمون اور یہ نظم خواتین کے جلسہ سالانہ میں پڑھے گئے تھے۔ جزاہا اللہ احسن الجزاء)

ایک رؤیا

یہ رؤیا ایک بڑا بھاری نشان ہے ان لوگوں کے لئے جو دینی امور میں تقویٰ سے کام لیتے ہیں دیکھو ایک غیر احمدی ہے اسوقت لاہور میں کوئی مخالفت بھی نہیں۔ پھر اسے یہ نظارہ دکھایا جاتا ہے جو اسکی بیعت کے وقت ہو بہو نظر آتا ہے کیا یہ انسانی فعل ہے ہرگز نہیں بلکہ یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے اور وہی عالم الغیب ہے۔" (ایڈیٹر)

السلام علیکم میں نے دس شرائط بیعت کی پڑھ لی ہیں۔ میں اپنے گناہوں سے تائب ہو کر حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو موافق حکم خدا و رسول مسیح موعود مانتا ہوں اور آپ کو خلیفہ برحق مان کر بیعت کرتا ہوں براہ نوازش بیعت قبول فرما کر مجھے اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں۔ اس امر کے ساتھ ہی میری یہ گذارش ہے کہ جناب چوہدری صادق علی صاحب بی اے سپرنٹنڈنٹ ضلع جہلم کے واسطے دعا خیر فرماویں جن کی ذات بابرکات سے مجھے راہ ہدایت معلوم ہوا۔ اور مجھے خدا تعالیٰ نے سطور بالا کے عرض کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ میں خدا کا ہزار بار شکر کرتا ہوں۔ کہ ان کی تبلیغ نے میری دلی قساوت کو دور کر دیا اور جس راہ ہدایت کے واسطے میں بھٹکا پھرا کرتا تھا۔ آخر کار نصیب ہوا۔ الحمد للہ میں اپنے باطن کی صفائی ذیل کی چند سطور سے بھی عرض کرتا ہوں میری تمام عمر کے عرصہ میں جبتک میں غیر احمدیوں میں شامل رہا۔ میں نے کبھی بھی جہاں تک میری یادداشت کام کرتی ہے جناب مسیح موعود کی شان میں کبھی برا کلمہ اپنی زبان سے نہیں نکالا تھا اور میں اس بار تعالیٰ کا ہزار بار شکریہ ادا کرتا ہوں جس نے میری اس خواب کی تعبیر کو جس میں میں نے ۱۸۹۶ء یا ۱۸۹۷ء میں جبکہ میں تیسری یا چوتھی جماعت کا طالبعلم تھا یہ دیکھا کہ حضرت امام مہدی کا ظہور ہوا ہے اور صاحب موصوف نے مجھے اپنے ہمراہ گھوڑا پر سوار کر کے لاہور کا دھاوا کیا ہے اور فرماتے ہیں کہ ہمنے وہاں ایک ایسے شخص کو ہلاک کرنا ہے جس سے ضلالت دور ہو جائے گی اور ہمیں کامیابی حاصل ہوگی۔ آج کی تاریخ یعنے میری بیعت کی تاریخ کو سچ کر دکھلایا۔ جب میں نے خواب دیکھی تھی اسوقت میں سات آٹھ سال کا تھا آپ سب جماعت احمدیہ میرے حق میں دعا فرماویں کہ مجھے خدا ثابت قدم رکھے اور میرے ذریعہ سے میری اہلیہ و اولاد و دیگر رشتہ داران بھی جلد اس سے مستفیض ہوں

آپکا خادم۔ زمان شاہ محرر محکمہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع جہلم

میں نے مقام محمود والا اشتہار کیوں چھپوایا

اس اشتہار کے متعلق اتنا عرض کئے دیتا ہوں کہ ۱۹۰۸ء کے شروع یا ۱۹۰۷ء کے آخر میں میں نے رؤیا دیکھی کہ ظہر کا وقت ہے سورج جلد جلد چلا اور پردہ مغرب میں جا چھپا میں نے خیال کیا اندھیرا ہو جائیگا مگر سورج کے چھپتے ہی آسمان پر بارہویں یا تیرہویں تاریخ کا سا چاند چڑھا اور روشنی سی ہو گئی میں خیال کرتا ہوں خیر روشنی تو ہے تھوڑی ہی دیر کے بعد مغرب کی طرف سے جہانکہ سورج چھپا تھا اسی جگہ سے اور سورج نکلا اور مشرق کی طرف آنا شروع ہوا جب سورج اونچا ہوا تو چاند مدھم پڑ گیا۔ آنکھ کھل گئی۔ یہ رؤیا میں نے چچا صاحب میاں عبداللہ سنوری کو سنائی وہ بڑے خوش ہوئے فرمایا بڑا مبارک رؤیا ہے۔ ایسے میں نے بھی ایک دفعہ دو سورج دیکھے تھے اور حضرت مسیح موعودؑ سے تعبیر دریافت کی حضور نے فرمایا سورج سے امام مطلب ہے آپ دو امام دیکھو گے۔ چچا صاحب نے فرمایا تجھکو مبارک ہو۔ تو بھی دو امام دیکھے گا اور تیرے رویا میں یہ فرق ہے کہ تو نے درمیان میں چاند دیکھا ہے منکر فرمایا ایک بات اور بتاتا ہوں ایک سورج تو مسیح موعود تھے یا ہیں۔ دوسرا سورج حضرت میاں محمود احمد صاحب ہیں تو آج سے کوشش کر ہر طرح سے لگا رہ اور اپنا تعلق میاں صاحب سے قائم کر تاکہ پھر کسی وقت پہچان لیویں اگر میاں اتنا ہی جان لیویں کہ تیرا نام قدرت اللہ ہے اور تیرا چہرا پہچان لیویں تو بھی غنیمت ہے یہ پہلی رؤیا ہے جس سے حضرت میاں صاحب کی عظمت خدا کے فضل سے ظاہر ہوئی۔

(۲) ۱۹۱۳ء میں تہجد کے وقت تلاوت قرآن مجید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے ظاہر فرمایا کہ ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا میں نشان ہیں اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ یہ کہ آجمیں تاریخ ہے میںنے اعداد اسی وقت نکالے ومن اللیل فتہجد حکم کو نکال کر باقی میں ۱۹۱۴ء تاریخ نکلی مجھے گھبراہٹ ہوئی کہ سنہ عیسوی کیوں ہے فوراً دل میں ڈالا گیا کہ محمود تو دنیا میں سینکڑوں ہونگے مگر جس محمود کے وجود میں رسول کریم کھڑے ہونگے وہ عیسےٰ کا لخت جگر ہے سنہ عیسوی کے تعلق کے یہ معنی ہیں۔ میںنے اسی وقت کاغذ اٹھا کر حضرت فضل عمر کی خدمت میں یہ لکھدیا۔ میں ظاہر اسکے معنے یہی سمجھا کہ اخبار الفضل کے ذریعہ چونکہ حضرت میانصاحب نے رسول کریم کی تعریف اور سوانح لکھنی شروع کی ہے اس طرح سے آپکے وجود میں یعنی رسول کریم اس وجود میں ظاہر ہونگے ۱۹۱۴ء میں خلافت ہونے پر یہ راز کھلا کہ یہ مطلب تھا۔

لاہوری کیوں روتے ہیں یہ بات میرے ذوق کی ہے۔ میرے لئے حجت ہے وہ اسکو نہ مانیں مسیح موعودؑ کے احکامات کو مان لیں وہ تو اس مقدس وجود کے درجہ کو ہی نہیں مانتے پھر ان الہامات کو جو مصلح موعود کے متعلق ہیں۔ ٹالتے ہیں اور تین سو برس کو پورا ہونے والے کہتے ہیں حالانکہ مفسد پیدا ہو گئے مگر مصلح موعود تین سو برس کو ہوگا۔ ایسے مہربان اگر میری بات نہ مانیں تو مجھے کیا افسوس ہے ان پر ایک مثال صادق آتی ہے۔ ایک مہتمم بندوبست کے پاس ایک سررشتہ دار تھے صاحب نے پوچھا۔ کہ فلاں آدمی کیسا ہے انہوں نے جواب میں عرض کیا۔ آپ نے آجمیں کیا بہتری دیکھی ہے وہ فرمائیے انہوں نے کہا کام کا واقف ہے عرض کیا ہاں۔ کہا زود نویس ہے عرض کیا ہاں۔ کہا خوش نویس ہے عرض کیا ہاں۔ کہا وجیہ ہے عرض کیا ہاں محنتی ہوشیار۔ افسر کا تابعدار دیانت دار ہے عرض کیا ہاں۔ انہوں نے فرمایا جب یہ وصف آپ میں ہیں تو ترقی دیدی جائے۔

عرض کیا آجمیں ایک عیب بھی ہے وہ عرض کر دیتا ہوں صاحب نے پوچھا ہاں وہ عیب کیا ہے کہا صرف محسن کش ہے سو یہ لاہوری صاحبان تو محسن کش ہیں جس مقدس وجود کی غلامی میں منسوب ہونے سے دنیا میں مشہور ہوئے معزز بنے اب اسی کے درجہ کے گھٹانے کے پیچھے پڑے اسکے اہلبیت اور اولاد کے سخت دشمن ہیں اور اہل بہی کو نسبے جنکی نسبت اس پاک وجود نے فرمایا کہ یہ الہام بعض ایک رات میں کئی کئی بار ہوا کہ انی معک ومع اھلک اور پھر رسالہ الوصیۃ میں تحریر فرما دیا کہ میرے اہل بہشتی مقبرہ میں دفن ہونگے۔ ان پر شک کرنے والا منافق ہوگا پس میری مخالفت کرتے ہیں تو کریں۔

(۳) ایک رؤیا میں میںنے دیکھا کہ رسول کریم تشریف فرما ہیں۔ خیرالدین (دار الضعفاء) نے رسول کریم کا دامن پکڑا۔ اور عرض شروع کی۔ دیر تک عرض کرتے رہے سب لوگ ارد گرد کے تنگ ہو گئے کہ بس نہیں کرتے مگر رسول کریم سنتے رہے جب عرض ختم ہوئی تبسم لب ہوئے اور تشریف لیگئے۔

یہ رؤیا میںنے حضرت فضل عمر کو اسی دن صبح کی نماز کے بعد سنائی۔ شام کو عشاء کے بعد حضرت میانصاحب تشریف فرما ہو گئے۔ کہ مولوی عبید اللہ صاحب جو رامپور سے آئے تھے بات کرلیں مگر میاں خیرالدین صاحب نے رو کر عرض کرنی شروع کی اور دیر تک اپنے حالات بیان کرتے رہے وہ لوگ جو میاں خیرالدین کے قریب تھے آہستہ آہستہ بتواضع کہتے رہے دیر ہو گئی بس کرو۔ بس کرو وہ تو سناتے ہی رہے میں حضور کے پاؤں دباتا تھا اور خوش تھا۔ کہ صبح والی رویا پوری ہوئی۔ قصہ مختصر۔ ہمارے نزدیک آپ حق پر ہیں اور خلافت حق ہے آپ مسیح موعود کے حقیقی جانشین ہیں۔ اور مسیح موعودؑ رسول کریم کے حقیقی جانشین تھے اسواسطے مبارک وجود سلمہ اللہ اسوقت مبارک وجود محمود احمد میں جلوہ نما ہے۔ (اسکے متعلق حضرت خلیفۃ اول رضؓ کا فتویٰ میرے پاس موجود ہے) میں خدا کے فضل سے تیار ہوں کہ لاہوریوں میں سے کوئی جس کا جی چاہے میرے ساتھ مباہلہ کرلیوے میں قسم کھانے کو طیار ہوں کہ رسول کریم اسوقت مبارک وجود محمود میں جلوہ نما ہیں یعنی دین محمدی کی اشاعت کا کام آپکے ذریعہ ہو رہا ہے میںنے خدا کے فضل سے اور بھی بہت سی رویا صالحہ دیکھی ہیں مگر انکا بیان طول کا موجب ہے۔ راقم قدرت اللہ

درخواست دعا

برادرم نواب الدین صاحب کلرک حیدرآباد سندھ سے تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارے محسن صوبیدار صاحب غلام حسین احمدی جو کہ آجکل فیلڈ میں ہیں۔ ان کو بخار کی مدت سے شکایت ہے اور لکھتے ہیں کہ میری آنکھوں میں موتیابند کا مادہ ہے اسلئے سب بھائیوں کی خدمت میں التماس ہے کہ ان کی صحت کے لئے دعا کریں تاکہ ہمارے دور افتادہ بھائی کو اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے صحت عنایت کرے

ایک خواب

نیز انہوں نے ایک خواب دیکھا ہے جبکہ آپ بصرہ کے ہسپتال میں بیمار تھے یہ وقوعہ ۱۲ دسمبر ۱۹۱۶ء کا ہے اور اس طرح پر کہ ایک فرشتہ آسمان سے ٹیلیفون ہاتھ میں لئے ہوئے اترا پہلے اس نے مجھ سے جانے والے آدمیوں کے پاؤں سے اوپر کی طرف تار لگایا۔ تب میرے پاس آیا۔ میں سویا ہوا ہوں۔ اس نے میرے پاؤں کی ناڑیں تار لگا کر میرے کان کو لگائی ہے۔ اور پھر کہنے لگا کہ یہ ٹیلیفون ہے اگر کچھ پوچھنا ہے تو پوچھ لو۔ میںنے ٹیلیفون میں مسیح موعود علیہ السلام کو پکارا ہے مسیح موعود علیہ السلام نے جواب دیا ہے کہ میں اور مولوی نورالدین اور عبدالحی سب ایک جگہ ہیں حضرت صاحبزادہ کی جماعت کے لئے دعا کرتے ہیں کہ محمود احمد کا بول بالا ہو۔ خواجہ اور محمد علی خدا کا مقابلہ کرتے ہیں تمہاری درخواست باریتعالیٰ میں منظور ہو چکی ہے۔ (مبارک)

پہلے درویش کے جنگی کارنامے

(یعنی ان بڑی لڑائیوں کا بیان جنمیں خود حضور سرحد کائنات شریک ہوئے) عنوان بالا کے تحت میں نہایت مؤثر دلکش تاریخی مضامین کا ایک قابل دید سلسلہ حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی صاحب نے میرٹھ کے ماہوار مذہبی ادبی رسالہ راز و نیاز کے لئے لکھنا شروع کیا ہے اس دلچسپ سلسلہ کا پہلا حصہ راز و نیاز کے نوروز نمبر معروف بہ درویش جنتری ۱۹۱۷ء میں شائع ہوا ہے جو صفحات اس اثر انداز تاریخی مضمون کے مطالعہ سے لطف اٹھانا چاہیں وہ صرف ۳۰ کے ٹکٹ بھیجکر ہمسے درویش جنتری ۱۹۱۷ء منگالیں جسمیں سال بھر کیلئے پنجگانہ نماز اور سحر و افطار کے نہایت معتبر اوقات۔ ایکہزار سے زائد ۴ بزرگان دین کے عرسوں کی تاریخیں حضرت جرجیس علیہ السلام کا عبرت آمیز قصہ۔ اولیاء اللہ کی دلسوز حکایات۔ فقہی مسائل شرعی آداب۔ اعمال و وظائف۔ مجرب علاج۔ اسلامی اخبارات و رسائل کی فہرست اور بہت سی کارآمد اور دلچسپ باتیں درج کی گئی ہیں اور جس کی ایک ایک سطر پڑھنے کے قابل ہے رسالہ راز و نیاز کے (جسکی سالانہ قیمت عہ مشتہاری ۱۲ امداد ۷ ہے) کے مستقل خریداروں کو درویش جنتری اور راز و نیاز کے دو پرچے خرید سکتے ہیں۔ ضرورت ہے:۔ درویش جنتری ۱۹۱۷ء کو کمیشن پر فروخت کرنے کے لئے ایجنٹوں کی بہت جلد ضرورت ہے۔